پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴) — مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء بروز جمعہ — جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہم اپنے اجمیری نامہ نگار کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ متواتر خبریں بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے نامہ نگار اور ناظرین تازہ بتازہ خبریں بھیجنے سے ہمکو ممنون فرمائینگے۔ لہذا براہ مہربانی کم سے کم تین چار شخص اگر اس قسم کی عنایت کیا کریں تو ہم بڑے مشکور ہونگے اور ناظرین بہت خوش ہونگے +

گذشتہ ہفتہ میں مختلف مقامات میں بارش ہوئی۔ گورداسپور میں ۲½ انچ۔ فیروزپور میں بوندا باندی ہوئی ہے نیچہ۔ بیکانیر۔ سرسہ۔ جیسو میں بھی برسا ہے۔ کہڑوا۔ انبالہ۔ لدھیانہ۔ میرٹھ۔ آگرہ میں ایسی بارش ہوگئی کہ فصل کو نہایت عمدہ فائدہ پہنچیگا +

ہمکو ایسے مضامین درکار ہیں جو ایک ہی نمبر میں ختم ہوجایا کریں چنانچہ ہمنے اپنے ناظرین کو پہلے بھی یاد دلایا تھا کہ براہ مہربانی اس قسم کے مضامین بھیجا کریں۔ اب ہمارے ایک نامہ نگار نے بھی شکایت کی ہے کہ طول طویل مضامین دلچسپ نہیں معلوم ہوتے +

ڈاکٹر بیرو صاحب کا لیکچر

چند شخصوں نے چکاگو کی پارلیمنٹ مذاہب سے واپس آن کر یہہ افواہ اُڑائی تھی کہ امریکہ میں ہندو مذہب پھیل رہا ہے مگر ہم نہایت زور شور کے ساتھہ اس کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اب ڈاکٹر صاحب کے درس سے ہمارے بیانات کی پوری پوری تائید ہوتی ہے۔ آپکا درس نہایت مؤثر اور فصیح ہے ڈاکٹر موصوف کے لیکچر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُن عقاید پر قایم ہیں جو خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو سکھلائے اور جن کے وسیلہ سے مسیحی فتح و ظفر برابر ہوتی چلی آرہی ہے۔ آپنے فرمایا کہ جہاں کہیں میں ہندوستان میں جاتا ہوں اس غلط فہمی کو کہ امریکہ میں مسیحی مذہب تنزل پر ہے اور دیگر مذاہب پھیل رہے ہیں دور کرنیکی کوشش کرتا ہوں۔ فی الحقیقت بہ نسبت پہلے کے اِن دنوں امریکہ میں مسیحی مذہب زیادہ ترقی پر ہے چنانچہ حال کی مردم شماری سے ثابت ہوا کہ بمقابلہ پچھلی مردم شماری کے دس برس کے اندر لوگوں کی تعداد میں چوبیس فیصدی اور کلیسیا میں ممبروں کے شمار میں بیالیس فیصدی ترقی ہوئی علما امریکہ عرصہ دراز سے عام ہند و مذہب سے واقفیت رکھتے ہیں۔ چکاگو کے جلسہ کے بعد کسیقدر ہندو فلاسفی کیطرف بھی لوگوں کی توجہ ہوئی ہے لیکن از روئے مذہب عمل نہیں بلکہ اس طور پر کہ جیسے یونان اور دیگر مقامات کی فلاسفی کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مذاہب ہند کا امریکہ پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ وہاں کے لوگ برہمو سماج کو جانتے ہیں لیکن کوئی نہیں جانتا کہ آریہ سماج کس باغ کی مولی ہے سوامی ویویکانند اور نئی قسم کے ہندو یہہ پھیلا رہے ہیں کہ امریکہ میں میٹریالزم یعنی ناستک پن بہت پھیل رہا ہے چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس کی بھی بخوبی تردید کی۔ آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ البتہ کوئی پچیس ۲۵ سال کا عرصہ ہوا کہ میٹریالزم انتہا درجہ تک پھیلا لیکن اب روز بروز گھٹتا جاتا ہے۔ پروفیسر جان فسک جو پہلے میٹریالزم کے قایل تھے اب خدا کی ہستی اور خدا کی شخصیت اور بقائے رُوح کو مانتے ہیں اور اس بارہ میں بڑی بڑی دلیلیں پیش کرتے ہیں

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگسن صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

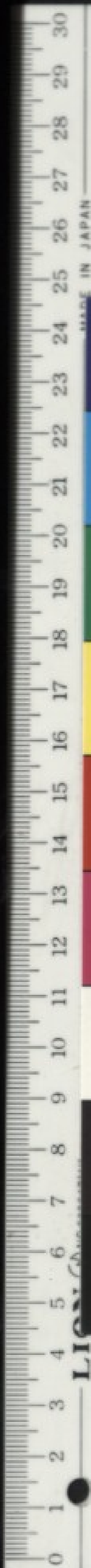
اسسٹنٹ ایڈیٹرز: پادری۔ جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری ایچ کولکنز صاحب۔ مسٹر ایم۔ ایل مینارام صاحب۔ بی اے + پادری طالب الدین صاحب۔ بی اے۔ پادری۔ پی۔ سی۔ نوبل صاحب

ہندوستانی عیسائیوں کے حقوق اور فرائض

ہندوستانی مسیحیوں کے حقوق اور فرائض کی نسبت اکثر بہت کچھ کہا اور لکھا جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں جسقدر اس بھاری معاملہ میں تحریر اور تقریر ہو ہندوستانی مسیحیوں کے لئے نہایت ہی مفید ہوگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ گذرا ہے کہ اخبار کریسچن پیٹریٹ میں یہہ پرزور بیان اسبارے میں شایع ہوا تھا اب ہم اُس کو ذیل میں اپنے ناظرین کی خاطر درج اخبار کرتے ہیں۔ ہمارے معاصر موصوف نے یہہ مضمون اُس وقت لکھا تھا جبکہ حضور وائسرائے صاحب بہادر مدراس کو تشریف لے گئے تھے اور وہاں کے ہندوستانی عیسائیوں کے خیر مقدم کہنے کے جواب میں اپنی تقریر میں مختصراً بیان فرمایا تھا۔

ہم نے اکثر اوقات ہندوستانی عیسائیوں کی اصلی اور ذاتی ترقی کی نسبت اپنے پرچہ میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہہ کل ہی کا ذکر ہے کہ وائسرائے صاحب نے مدراس کے دیسی عیسائیوں کے خیر مقدم کہنے کے جواب میں فرمایا۔ "ہموطنان عیسائی مجلس علاوہ اس کے جو کچھ کہ میں نے ابھی تمہارے کام کی نسبت اپنی گفتگو کے اثنا میں کہا ہے میں تمہاری عجیب ترقی پر تمکو مبارکباد دیتا ہوں۔ میرا اس موقع پر دیسی عیسائیوں کو عمدہ اور مفید زندگی کے قابل دیکھکر خوشنودی ظاہر کرنا میرے فرائض منصبی سے جس کی رو سے مجھکو تمام مذاہب کو بے طرفداری کی نظر سے دیکھنا چاہئے خلاف نہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دیسی عیسائیوں کی جماعت نیک کام کے لئے ایک علیٰ طاقت ہوتی جاتی ہے اور قدیم متعصب ہندوؤں کی حقارت جس سے کہ وے اس کو دیکھتے تھے ہنسی کر سکتی ہے"۔ ہر چند مجلس کی اصلی حالت کے سبب سے ہمکو شکر گذاری لازم ہے مگر ہم کو اس بات کی احتیاط چاہئے کہ اس شکر گذاری کے خیال کو اپنی خود پسندی اور فخر سے تبدیل نہونے دیں جس سے ہمارے مفید ہونے کی طاقت میں نقص پیدا نہ ہو جائے۔ ہماری جماعت میں جلد ترقی ہوتی جاتی ہے اوّل پیدایش کے لحاظ سے دوئم کلیسیا میں نو مریدوں کی شمولیت سے ہماری مجلسی خرابیوں سے آزادگی جنہوں نے ہندوؤں کی جماعت کو اُلجھا رکھا ہے۔ ہماری عادات اور اعلیٰ اچھہ زندگی و عمدہ تعلیم اور وہ موقعات جو ہمکو ولایتی عیسائیوں سے بے تکلف اور خلوتی گفتگو کرنے کے ملتے ہیں۔ تمام ان باتوں کے سبب ہم ہندوستان میں یک لاثانی جماعت ہوگئے ہیں۔

لنڈن کا اخبار ٹایمس دیسی عیسائیوں کو محفوظ جماعت کہتا ہے اور یہہ درست بھی ہے کیونکہ اور کسی جماعت کی ہماری موافق خبر گیری نہیں ہوتی ہے۔ سوال یہہ ہے کیا ہم اپنے منصبی حقوق اور فرایض کی نسبت آگاہ ہیں؟ کیا ہم اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ہم ایک لاثانی حقوق والی جماعت ہیں؟ جن کے فرایض بھی خاص ہیں ہم کو خوف ہے کہ دیسی عیسائیوں میں شایستگی سے جس کو مسیحیت اپنے ہمراہ لاتی ہے فائدہ اُٹھانے کا میلان ہے بغیر اپنی ذمہ داری کو مسیح کے پیرو ہو کر سمجھنے کے صرف اسی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ پس ہمکو مسیحیت کو کسی وجہہ سے شایستگی کے ساتھ مخلوط نکرنا چاہئے۔ کیا یہہ عیاں ہوتا ہے کہ تنہا شایستگی معہ اپنی خلط ملط کے صنعت اور مفید تدابیر کے قبضے میں ہجوم کرنے والے کاروبار کے دوڑ دھوپ اور ضبط کی بے صبری کے۔ اپنی ذاتی مرضی کی شدت کے حکومت کی نفرت کے ہجوم کے بے روک غلبے کے اپنی ناگہاں نشیب و فراز کے اور ناپائیدار فواید کے تعصب کے اور اس کی ایسی خوشیوں کے جن کو بہت جلد حاصل کر سکتے ہیں پر جوش خواہش کے۔ کیا یہہ عیاں ہوتا ہے کہ تنہا شایستگی بغیر مسیحیت کی مستقل اور مقدس کرنیوالی تاثیر کے شخصی اور خانگی خوشنودی کو ہماری ترقی کنندہ جماعت میں بڑھا سکتی ہے؟ نہایت بھاری خطرات میں سے وہ خطرہ میں ہماری متمول جماعت کا ایک حصہ مبتلا ہے ہمارا قومی حیثیت کرنا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس تبدیلی کے زمانہ میں کسی تبدیلی لباس خوراک یا طریقہ رہایش میں لازم ہوگئی ہے خاصکر کے لئے جو بڑے بڑے شہروں یا قصبوں میں رہتے ہیں مگر اندیشہ ہے کہ بعض اوقات دیسی عیسائیوں نے ایسی بے پروائی دکھلائی ہے کہ اپنے اصلی قومی رسوم رواجوں کو بھی ترک کر دیا ہے۔ ہندوستانی عیسائی کو اس ملک میں ایک بھاری کام انجام کرنا ہے اور اپنے سے استدلال کرکے اُس بھاری اور مفید تبدیلی کو جو مسیح نے ان میں کی ہے دکھلانا اگر وہ اپنی زندگی اور گفتگو سے یہہ ظاہر کر سکے کہ مسیحیت سے تبدیلی لباس خوراک زبان و طریقہ رہایش مراد نہیں مگر اپنی زندگی کے اصول اور مقصد میں کلی بہستی سے مراد ہے اگر وہ یہہ دکھلا سکتا ہے کہ خود ضبطی پاسداری عزت حلیمی اور دوسروں کی مدد کرنے کی طاقت سے کیا ترقی حاصل کی ہے۔ الغرض اگر وہ اپنے ہموطنوں کو یہہ دکھلاتا ہے کہ وہ تبدیل شدہ دل رکھتا ہے ایسی حالت میں جس میں وہ زندگی کی تکالیف کو خوش دلی سے برداشت کر سکے اور اُس کے جنگ میں بہادرانہ طور سے لڑ سکتا ہے۔ تو مسیحیت کا اس قسم کا عملی اظہار اور صورت کی نسبت بہت ہی موثر ہوگا۔ ہماری ذمہ واری اس ملک میں زندہ خدا کے پیرو ہونے کے سبب از حد بھاری ہے۔ ہم زندہ خط ہیں جس کو لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا میں نے ابھی کہا ہمکو نہایت ہی شکر گذاری لازم ہے کیونکہ مسیحیت نے ہم میں بڑے بڑے معجزے کئے ہیں ہم میں سے بہتوں کو پستی کی دلدل سے سرفرازی اور دینی ظلمتوں اور دستوروں سے آزادگی بخشی ہے اور اُس نے ہم میں اشراف اور آزاد انسان بننے کی خواہش پیدا کر دی ہے ہماری مجلس ہر ایک مجلسی صلاح میں پیشرو ہونی چاہئے ہم دانستہ یا نادانستہ جبکہ ہمارے غیر مسیح بھائی صرف باتوں ہی میں رہ جاتے ہیں تدابیر کام میں لاتے ہیں۔ مناسب ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کے لئے گھر اور دلوں کو کھولدیں۔ تاکہ وے اُن عجائبات کو جو خداوند نے ہمارے لئے کی ہیں دیکھ سکیں



مناسب ہو کہ ہم اُن کو یہہ بھی دکھلا دیں کہ ہم اصطباغ پا کر اُس زندہ زندگی کے لئے اس لئے مخصوص کئے گئے ہیں کہ ہم ایسی زندگی بسر کریں جس کے سبب سے لوگ ہم کو دیکھ کر اُس کی جس میں ہماری زندگی پوشیدہ ہو تعریف کریں ۔ دیسی عیسائی ہونیکی صورت میں ہمارے مفید ہونے کا مقدور ہماری نااتفاقی سے بہت تنزل پر ہوتا ہو ۔ دیسی عیسائیوں کی جماعت تمام ذاتوں اور مجلس کے تمام درجوں سے اور کچھ شک نہیں مختلف اقوام سے مرکب ہو مگر ایک ہی آقا کے رشتۂ اطاعت میں ہونے کی وجہہ سے مناسب ہو کہ تمام تفاوتیں ذات اور عہدہ کی دور کی جائیں ۔ یہی رشتہ دیسی عیسائیوں کو ایک خاندان قرار دیکر اُن کو کُلی مقصد اور سرگرم خواہش کی یگانگت کی نسبت قومی طور سے یکجا کرے ۔ اس بات کے اظہار پر افسوس ہوتا ہو کہ طریقہ ذات جو آدم زادوں کے ہمجنس ہونے کے خیال کے برخلاف ہو ہندوستان کے بعض عیسائیوں میں جاری ہو ۔ اور علاوہ ازیں اس قسم کا فرق مجلسی اور دنیوی عہدوں کے سبب سے پایا جاتا ہو ۔ جماعت کے سرگروہ اُس قسم کے سببوں کو جو عام بھائی پن کے مانع ہیں دور کرنیکی کوشش کریں ۔ ہماری دانست میں مجلس کے کم قدر فرقہ کی آواز زیادہ بلند ہوسکتی ہو اگر ہماری جماعت کے زیادہ مہذب ایک دوسرے کی طرف زیادہ مہربان اور دوسروں کی بھلائی کے زیادہ فکرمند اور اپنی کم شائستگی کے زیادہ برداشت کرنے والے ہوں جو قدرتی نقص ہونے کے نسبت زیادہ تر حالات زندگی کا نتیجہ ہو بحیثیت ہندوستان میں آزمایشی حالت میں رہو بہت لوگ اس بات کو دیکھ رہے ہیں کہ اس کا ہم پر بلحاظ جماعت ہونیکے کسقدر لازم ہو مناسب ہو کہ ہم تمام اپنی خود ستائی خود بینی اور مجلسی تعصب کو اُس کی صلیب کے نیچے گاڑ دیں دجس نے اگرچہ خدا تھا خادم کی صورت اختیار کی اور اپنی شہرت کا خواہاں نہوا) اور دل اور بیرونی زندگی میں مسیح میں یگانگت دکھلانے کی کوشش کریں ۔ ہم دوبارہ زندہ شدہ عیسائیوں کا وطن آسمان ہو جہاں نہ کوئی چمار نہ برہمن ۔ راجہ سردار نہیں ہو مگر ایک نیا انسان ۔ مناسب ہو کہ ہم اپنے تئیں ایک مضبوط اور مستعد جماعت جس میں بڑے نام ہونے کی نسبت حقیقی خوبی ہو اپنی زندگی اور طبیعت سے دکھلا دیں کہ ہمارا مذہب یگی کے لئے کیا ہی ایک بھاری طاقت ہو ۔ اگر ہم میں سے ہر ایک مصمم ارادہ کرے کہ اپنے اپنے دائرہ میں دوسروں کے فائدے کے لئے جو کچھ ہمارے ہاتھ لگے ہم وفاداری سے کرینگے اور اگر ہم اپنی ذاتی ترقی او فائدہ کے لحاظ کو چھوڑ کر فائدہ عام کو ڈھونڈھیں تو ہم اس ملک میں بڑے بڑے کام کرسکیں گے ✦

پیر دانا صاحب غور فرمائیں

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم ۔ آپکے اخبار مطبوعہ ١٥ جنوری میں آپکے کسی نامہ نگار نے رسالۂ مسیحی کے کارکنوں کے خلاف ایک شکایت کی ہو جس سے بہت سے مسیحی صاحبان کے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی ہوگی ۔ چونکہ اسکا رفع کرنا ضروری معلوم ہوتا ہو اس لئے اگر آپ ان چند سطور کو اپنے نامہ نگار کی اور سب مسیحی ناظرین کی خاطر اپنے اخبار میں جگہ دیں تو باعث مشکوری ہوگا ۔

١ ۔ "گذشتہ سال اُن کی سوداگری کو بہت نقصان ہوا" ۔ بے شک رسالۂ مسیحی منافع کی خاطر جاری نہیں کیا گیا بلکہ "کلیسیا کی روحانی ترقی" کے واسطے ۔ لیکن اس کے یہہ معنے ہرگز نہیں کہ ہر ایک شخص کو جو اس کی قیمت ادا نہیں کرسکتا یہہ رسالہ مفت ملا کریگا ۔ اسکی قیمت کی نسبت شروع ہی سے اشتہار دیا گیا اور باوجود خبر دینگی کے بہت سے اصحاب نے سال کے آخر تک قیمت ادا نہ کی ۔ اس لئے جو صاحب توفیق تھے اُن کے نام باقاعدہ بل ارسال کئے گئے ۔ لیکن جو کسی باعث سے نہ دے سکے اُن کو دینے پر مجبور نہیں کیا گیا ۔ اور کئی ایک ایسے بھی ہیں جن کے نام بل روانہ ہی نہیں کیا گیا ۔ اس قسم کے انتظام منتظموں کی مرضی پر موقوف ہیں ۔ لیکن کوئی خاص نوٹس یا اشتہار اس قسم کا جاری نہیں کیا گیا کہ غریبوں کو یہہ رسالہ مفت دیا جائیگا ۔ اور نہ کوئی شخص عوضی سے اس حق کو طلب کرسکتا ہو ۔ بے شک مسیحی کے کارپرداز کہا کرتے ہیں اور اُن کی دلی آرزو ہو کہ غریبوں کو مفت دیا جائے ۔ اور اس پر کسی قدر عملدرآمد بھی ہوا ہو ۔ خدا مدد کرے کہ کارپردازان اپنے دلی مدعا پورا کرسکیں ۔ یہہ محبت کی خدمت اُنھوں نے آپ اپنے ذمہ لی ہو اور اگر کوئی اسکو "سوداگری" کے لفظ سے تعبیر کرے تو یہہ مسیحی محبت نہیں بلکہ مسیحی روح کے خلاف ہو ۔

٢ ۔ "جنہوں نے گذشتہ سال کی قیمت نہیں دی معاً پرچہ بھیجنا بند کردیا" یہہ انتظام قایم رکھنے کے لحاظ سے نہایت ضرور ہو ۔ تو بھی ہم کہتے ہیں کہ یہہ دعویٰ غلط ہو جنوری کا نمبر ۔ جو ١٢ ماہ حال کو روانہ ہوا اور آپ کے نامہ نگار کی تحریر اس تاریخ سے کئیں پیشتر کی لکھی ہوئی ہو ۔ سب خریداروں کو بھیجا گیا ۔ اور صرف اُنہیں چند شخصوں کے نام بند کیا گیا ۔ جنہوں نے اس کے بند کرنے کی بذریعہ چٹھی درخواست کی تھی ۔ مزید براں سوچنا چاہئے کہ جسوقت کوئی نیا اخبار یا رسالہ جاری کیا جاتا ہو پہلے ہی سال میں یہہ دریافت کرنا دشوار ہو کہ کس کے نام بھیجنا چاہئے ۔ لیکن دوسرے سال کے شروع میں خوردہندوں اور نادہندوں میں امتیاز ہوسکتا ہو اُس وقت بعض اصحاب کا نام بعض وجوہات کے باعث خارج کرنا پڑتا ہو جو فروری سے کیا جائیگا ۔ راقم شکایت ایک نظیر کسی خاص غریب مسیحی کی پیش کرتا ہو جہاں تک ہمکو یاد ہو ایک شخص نے بوجہہ ناداری کے اپنا پرچہ بند کروا دیا تھا لیکن اُس نے کبھی مفت پرچے کے لئے درخواست یا التجا بھی نہیں کی ۔ اب مدعی سُست اور گواہ چست ہو ۔ یہہ اعتراض نہایت نامعقول ہو کہ کیوں اُس کا اخبار بند کیا گیا ۔ کوئی شخص اس قسم کا اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا ۔ اور پھر اسی ایک نظیر کو لے کر مسیحی کے کارپردازوں پر طعنہ زنی شروع کرنا سخت مغالطہ بلکہ فریب دہی ہو کون اسکو "مسیحی محبت" کہیگا ؟ ✦

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ١٢ کالم اول)

نوٹ ۔ یہہ مضمون ہمارے پاس اُس وقت معہ اس درخواست کے کہ اسی پرچہ میں شایع ہو پہنچا ۔ ہم مراسلات کا سلسلہ ختم کرچکے تھے مگر حسب درخواست درج کرنا تھا اور بشورہ کے بعد ہی جسقدر جگہہ ملی درج کردیا اور کسیقدر آخری حصہ صفحہ ١٢ پر مجبوراً درج کرنا پڑا ✦ ایڈیٹر

مراسلات

انجیل شریف کی عمدہ تعلیم

جو لوگ خدا کو مانتے ہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ خداوند پاک عادل اور مہربان ہے اگر انجیل اُس کا کلام ہے تو ضرور یہہ صفتیں اُسکی تعلیم سے پائی جاوینگی اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ سب انجیل کی تعلیم سے ظاہر ہوتی ہیں اوّل یہہ کہ وہ دانا ہے یہودا کا خط ۲۵ آیت خدا واحد حکیم اور ہمارا بچانے والا ہے پھر پولوس رسول کا خط رومیوں کو ۱۱ باب ۳۳ آیت واہ خدا کی دولت اور حکمت اور دانش کی کیسی گہرائی ہے اُس کی عدالتیں دریافت سے کیا ہی پرے اور اُس کی راہیں پتہ ملنے سے کیا ہی دور ہیں دوسرا یعنے وہ قدوس ہے مکاشفات کا ۴ باب ۸ آیت فرشتے رات دن کبھی خاموش نہیں ہوئے مگر کہتے رہے قدوس قدوس قدوس خداوند قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنیوالا ہے تیسرا یعنے وہ عادل ہے پھر اُسی کتاب کے ساتویں باب کی سولہویں آیت میں لکھا ہے اے خداوند خدا قادر مطلق تیری عدالتیں سچی اور درست ہیں پھر اس کا ۲۰ باب ۱۲ آیت پھر میں نے دیکھا کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی اور مُردوں کی عدالت جس طرح ان کتابوں میں لکھا تھا اُن کے اعمال کے مطابق کی گئی چوتھا یعنے وہ رحیم ہے پولوس کا خط عبرانیوں کو ۸ باب ۱۲ آیت میں ان کی برائیوں پر رحم کرونگا اور ان کے گناہوں کو اور ان کی بدیوں کو کبھی یاد نہ کرونگا پھر پولوس رسول کا خط افسیوں کو ۲ باب ۴ آیت سے ۷ آیت تک خدا نے جو رحم میں غنی ہے اپنی بڑی محبت سے جس سے اُس نے ہمیں پیار کیا ہمکو جو گناہوں کے سبب مُردہ تھے مسیح کے ساتھ جلایا پھر متی کی انجیل ۱۸ باب ۱۲ آیت سے ۱۴ آیت تک مسیح کے رحم کا بیان تمثیلوں میں کرتا ہے تم کیا سمجھتے ہو اگر کسی شخص کے پاس سو بھیڑیں ہوں اور اُن میں سے ایک کھو جاوے کیا وہ ننانوے کو نہ چھوڑیگا اور پہاڑوں پر جا کے اُس کھوئی ہوئی بھیڑ کو نہ ڈھونڈھیگا اور اگر ایسا ہو کہ اُسے پاوے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اُس کے سبب ان ننانوے سے جو کھو نہیں گئی تھیں زیادہ خوش ہوگا اسیطرح تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی نہیں کہ ان چھوٹوں میں سے کوئی ہلاک ہو۔

پھر لوقا کی انجیل کی ۱۵ باب کی ۱۱ - آیت آخر تک ایک شخص کے دو بیٹے تھے اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا کہ اے باپ مال کا جو حصہ مجھے پہنچتا ہے وہ مجھے دے اُس نے مال اُنہیں بانٹ دیا اور تھوڑے دن بعد چھوٹے بیٹے نے بہت کچھ جمع کر کے ایک دور کے ملک کا سفر کیا اور وہاں اپنا مال بدچالی میں اُڑا دیا اور جب سب خرچ کر چکا اُس ملک میں بڑا کال پڑا اور وہ محتاج ہو گیا تب اُس ملک کے ایک رہنے والے کے یہاں جا لگا اُس نے اُسے کھیتوں میں سور چرانے بھیجا اور اُسے آرزو تھی کہ اُن چھلکوں میں سے جو سور کھاتے ہیں اپنا پیٹ بھرے پر کوئی نہ دیتا تھا تب ہوش میں آ کر کہا میرے باپ کے مزدوروں کو بہت روٹی ہے اور میں بھوکوں مرتا ہوں میں اُٹھ کر اپنے باپ پاس جاؤنگا اور اُسے کہونگا کہ اے باپ میں نے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا اور اب اس لائق نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں مجھے اپنے مزدوروں میں سے ایک کی مانند بنا تب اُٹھ کر اپنے باپ پاس چلا اور وہ ابھی دور تھا کہ اُسکو دیکھکے اُس کے باپ کو بڑا رحم آیا اور دوڑ کے اُسے گلے لگا لیا اور چوما بیٹے نے اُس سے کہا اے باپ میں نے آسمان کا گناہ کیا اور تیرے حضور گناہ کیا اور اب اس لائق نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں باپ نے اپنے نوکروں کو کہا کہ اچھی سے اچھی پوشاک نکال لاؤ اور اُسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی اور پلے ہوئے بچھڑے کو لا کر ذبح کرو کہ کھائیں اور خوشی منائیں کیونکہ یہ میرا بیٹا مُوا تھا اب جیا ہے کھو گیا تھا اب ملا ہے تب وہ خوشی کرنے لگے پھر یوحنا کا خط پہلا تیسرا باب پہلی آیت دیکھو کیسی محبت باپ نے ہمسے کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلائیں۔ باقی پھر

راقم

سلطان احمد عیسائی ٹیچر مشن سکول فتحگنج ضلع فرخ آباد

درخواست

"ایک نارووالیہ" اور "ڈوکٹر" نور افشاں میں رسالہ مسیحی کی نسبت خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تو رسالہ مذکور کی اصلاح کے درپے ہیں اور ایک نارووالیہ صاحب اپنے نارووال خطہ پر فخر کرتے ہوئے۔ کچھ سُننا ہی نہیں چاہتے۔ ہم نہایت ادب سے دونوں صاحبان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

اوّل ڈاکٹر صاحب سے یہہ عرض ہے۔ کہ آپ رسالہ مسیحی میں اجنبی مضامین کے مدعی ہیں مگر آپ فرماتے نہیں کہ وہ کون سے مضامین ہیں جن کی آپ اصلاح کرنا ضرور سمجھتے ہیں۔ اکثر ہم بھی تو رسالہ مسیحی کے ناظرین ہیں اِس کے مضامین نہایت عمدہ اور مسیحی خوبیوں سے پُر نظر آتے ہیں۔ البتہ ایک آرٹیکل بعنوان آرا[illegible] جو اُس کے متعدد نمبروں میں شایع ہوا ہے۔ کسی قدر مسیحی اصول و تعلیم کے خلاف معلوم ہوا۔ اِس کے سوا ہمنے اور کوئی آرٹیکل ایسا نہیں دیکھا جس پر نکتہ چینی کی جاوے۔ "ایک نارووالیہ" صاحب جو غالباً اڈیٹر رسالہ مسیحی ہیں ایک اور آرٹیکل کی طرف جو بعنوان الہام رسالہ مسیحی میں شایع ہوا اشارہ کیا اور آپ یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہندوستانی کلیسیا کسی وقت اُس کو یاد کریگی۔ مگر ہماری سمجھ میں "ایک نارووالیہ" صاحب نے اِس مضمون کو ادھورا ہی چھوڑا اور ناظرین کی اُمید بر نہ آئی۔ شاید ڈاکٹر صاحب کا اشارہ اسی آرٹیکل کی طرف ہو۔ مگر حقیقتاً یہہ بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ کسی مضمون کے ادھورے رہنے اور اجنبی ہونے میں بڑا فرق ہے۔

دویم "ایک نارووالیہ" صاحب سے یہہ عرض ہے کہ آپ ک



نارو دال پر فخر کرنا کس نے سکھلایا - اور جواب دینے کی لیاقت رکھتے" کے کیا معنے - آپ رسالہ مخزن مسیحی کی کیوں تحقیر کرتے ہیں اور کیوں محض تلاوت کلام الٰہی کو بے قدر سمجھتے ہیں - رسالہ مخزن مسیحی نے ملک کو اسقدر فائدہ پہنچایا ہے - کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ کا رسالہ بھی اس کے نقش قدم پر چلے اور خواص محض کلام الٰہی کی تلاوت کرنے کے لئے اپنے آپ کو سونپ دیتے ہیں وہ کبھی رسالے مسیحی پیدا کر سکتے ہیں -

جناب آپنے ولکر صاحب کے جواب میں اس فارسی شعر کی نسبت کیا لکھدیا "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" آپ کو کس نے بتایا کہ اس میں کفر بھرا ہوا ہے - ذرا اس کفر کی تشریح تو کیجئے - ہم نارو الیہیں میں مگر آپ کی تسلی کرنے کے لئے تیار ہیں - اور ہم آپ کو آگاہ کرتے ہیں کہ اگر اس شعر کی نسبت کچھ رقم کرنا چاہیں تو کلام الٰہی کی تعلیم کو مد نظر رکھیں - کہیں ایسا نہو کہ شعر کی تردید کرتے کرتے اپنی ہی تردید شروع کر دو - تواریخ یونان پڑھو +

راقم

ناظر

بائبل شریف

اُسکی

شہادات خصوصیات و تاثیرات

بقیہ

خصوصیات بائبل شریف کی

(۴) بائبل کی عجیب خاصیتوں میں سے ایک لاثانی طرز بیان ہے کسی دوسری کتاب میں یکتا عزیز اور سچا خدا خالق پروردگار اور مالک دنیا کی صفتوں کا بیان یکساں طور پر ظاہر نہیں کیا گیا ہے لیکن بائبل کی کل متفرق کتابوں میں جس جگہ وہ کل ہستی ہے خدا یکساں غیر متغیر الٰہی وجود اور ایک روح ہے جسے کبھی کسی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھیگا اور جو اپنی طاقت و نیکی و دانائی میں بے پایان اور غیر محدود ہے اور بدی سے چشم پوشی نہیں کرتا اور جو بلا سزا دئے اپنے آپ کو بے عزت نہیں کرتا - لیکن تاہم رحیم اور مہربان بھول بدی خطا اور امر گناہ کا منصف اور منجی ہے علاوہ اس کے خدا کی اس شخصیت ہی کا بیان نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے فی الواقع سلوک جو اس نے انسان سے کئے اور اس کے انصاف کی سختی اور لا انتہا مہربانیوں کا بھی ذکر ہے خدا جو بدکاروں کے گروہ پر طوفان لایا جس نے سدوم و عمورا کے شہروں کو راکھ کا ڈھیر کر دیا جس نے اسرائیلیوں کو حکم دیا کہ کنعان کے بت پرستوں کو نیست و نابود کریں - جس نے عالمتس کے آدمیوں کو خدا کے صندوق کے دیکھنے اور اس کے چھونے کی وجہہ سے مار ڈالا - جس نے ہیرودیس کو اپنے آپ کو جلیل القدر سمجھنے کے سبب کیڑوں سے کھلایا یہہ وہی خدا ہے جس کی بابت ہم بائبل سے سیکھتے ہیں - کہ اس نے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اپنے بیٹے کو گناہوں کے کفارہ میں دیا تاکہ عادل ٹھہرے اور انکا جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں شافی ہو تورت کا خدا یشوع قاضیوں سلاطین تاریخ زبور اور دیگر انبیا کا خدا ہے اور وہی انجیل اور رسولوں کے اعمال کا بھی خدا ہے وہ نور ہے اور اس میں کل نیک فضیلتیں پائی جاتی ہیں وہ جلتی آگ ہے جو ناراست بازوں پر فتویٰ دیگا - وہ محبت ہے اور یہہ چاہتا ہے کہ سب آدمی بچ جائیں اور سچائی کو پہچانیں خدا کی یہہ کل صفتیں اگرچہ از روئے عقل خلقی ایک دوسرے سے نزاع کرتی معلوم ہوتی ہیں پر بائبل کے موازنہ کو زیادہ مشہور معروف کرتی ہیں +

(۵) جس طرح اظہار الٰہی قابل غور ہے اسی طرح اظہار انسانی قابل لحاظ ہے بائبل کے مطابق خدا نے آدم کو پہلا آدمی اپنی صورت پر بعقل نیک پاک خوش مزاج گناہ سے مبرا اور بلا زوال بنایا لیکن آدم نے خدا کے حکم کو توڑا - پس گناہ اس پر اور کل آدمیوں پر قابض ہو گیا اور گناہ سے موت آئی سب آدمیوں پر چھا گئی کیونکہ سب گنہگار ہوئے پس بائبل آدمی کو بطور ایک گرے ہوئے مخلوق کے جو گناہ میں پیدا ہوا ایک قہر آلودہ فرزند کی مانند ظاہر کرتی ہے وہ اس رحم کے لایق ہے جس کے واسطے خدا نے ایک راستہ گناہ سے چھٹکارہ پانے اور بعد مرنے کے ہمیشہ کی زندگی میں جا اٹھنے کے لئے بذریعہ اپنے طلاب کے نکال دیا ہے یہہ اظہار انسانی جیسا کہ بیان ہوا لاثانی ہے اس کا ثانی اور کہیں نہیں پایا جاتا ہے بائبل کی کتاب میں جس طرح ایک ہی خدا کا ذکر ہے ویسا ہی ایک انسان کا خاکہ کھینچا ہے یعنی بگڑا ہوا لیکن صورت الٰہی کے نقش پر خدا کے سامنے قصور وار تاہم ضمیر دو گناہ میں پیدا ہوا - لیکن راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں مبدل ہونے کے لائق - گناہ کے برے نتائج برداشت کرتے ہوئے لیکن جب روحانی طور پر از سر نو پیدا ہوا تو الٰہی فضل سے ابد الآباد خدا میں ثنا خوان رہنے کے لائق - مذکورہ بالا لفظوں میں بائبل انسان کی تصویر کھینچتی ہے +

(۶) بائبل میں نہ صرف جداگانہ طور پر خدا اور انسان کی لاثانی تصویر ہے بلکہ اس میں جو سب سے عجیب ہے - وہ خدا اور انسان کی تصویر ایک دوسرے سے ملی ہوئی - یعنی الوہیت اور انسانیت ایک ہی اقنوم میں شامل دیکھتے ہیں - خدائے مجسم یعنی یسوع مسیح دنیا کی تاریخ میں بے مثل ہے کبھی کوئی انسان اس آدمی کے موافق نہ تھا کبھی کسی مورخ شاعر نے اس کی مانند صفت منقش نہیں کی یعنی ایک کامل آدمی کی صفت جو گناہ سے مبرا تھا وہ دنیا کے بہادروں میں سے نہ تھا نہ ایک زبردست بادشاہ نہ فتحیاب سپہ سالار نہ ایک مشہور عالم نہ ایک بڑا سخندان - لیکن ایک ایسا انسان جسے اس کے ہمقوموں نے حقیر جانا - اور رد کیا اور جس میں وہ خوبصورتی جو وہ ڈھونڈھتے تھے نہ پائی - یسوع مسیح میں ہم بالخصوص دو باتیں بیان کے اس کے خود الفاظ اور کاموں سے اس کی مصیبت اور موت اس کا جی اٹھنا اور آسمان پر چڑھ جانا دیکھتے ہیں - وہ ایسا انسان تھا کہ اگرچہ وہ الٰہی اختیار سے کہتا اور کرتا تھا تاہم مفلسی میں رہتا تھا یہاں تک کہ اس کو سر رکھنے کے لئے جگہہ نہ تھی اور ہر قسم کے لعن و طعن اور بے عزتی برداشت کی اور ایک ذلیل موت یعنی بدمعاش کی موت پائی وہ ایسا انسان تھا کبھی چھیڑ چھاڑ سے ناراض نہ ہوا کبھی فطرتی اسرار سے گھبرا نہ گیا کبھی کسی خطرہ سے نہ ڈرا - ایسا انسان جو تمام صحیفوں میں پاکیزگی کا یکساں نمونہ بنا رہا الٰہی صداقت کا

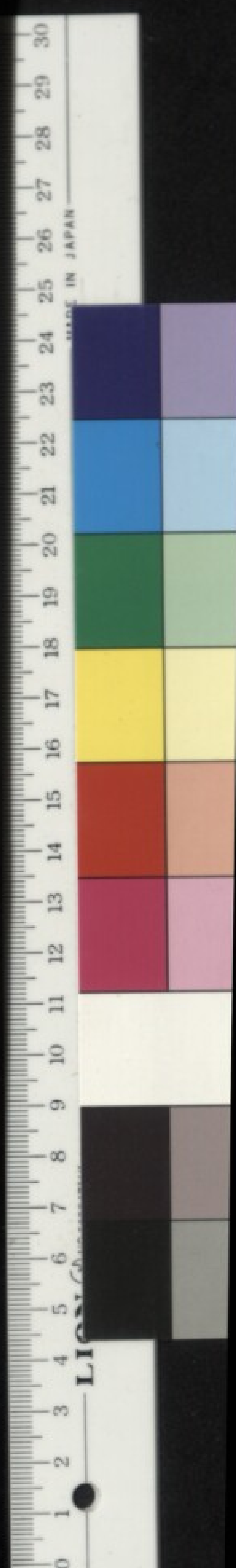
معلم یکساں رہا۔ گناہ کو یکساں ملعون کرتا رہا اور توبہ کرنے والے گنہگار کو یکساں بخشنے والا۔ وہ ایسا انسان تھا کہ کسی خدمتی کام کے کرنے سے اپنے سے نیچ نہیں سمجھتا تھا باوجودیکہ وہ سردار کاہن اور یہودیوں کی مجلس کے روبرو اپنے حق میں ابن آدم کے عہدہ کا دعوی کرنے اور آیندہ میں قادر مطلق کے دائیں طرف بیٹھنے اور بادلوں پر آسمان سے آنیکی پیشین گوئی کرنے میں نہ چوکا پس کسی کی یہہ کوشش کرنی کہ بالعوض اس کے کسی دوسرے کو مسیح قرار دیں جو بانی مذہب عیسوی اور کل اس کی حمیدہ صفات سے خالی ہو۔ ایک عام بائبل کے پڑھنے والے کے نزدیک بھی جہالت اور بیوقوفی کا اظہار ہوگا +

(۹) بائبل کی دوسری خاصیت جس کا اب میں ذکر کرتا ہوں اس کا سکوت اُن خاص باتوں کی نسبت ہے جنکی نسبت آدمی روحانی وجود ذات صفات کے جاننے اور روحکی حالت اور قیام بعد موت کے دریافت کرنے اور آدمیوں کا ارواح یا مُردوں سے گفتگو کرنے کے بہت خواہشمند معلوم ہوتے ہیں ان معاملات کی بابت بائبل میں کچھ بھی نہیں پایا جاتا البتہ ہم اس سے معلوم کرتے ہیں کہ روحیں ہیں یعنی فرشتے جو خدا کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں کہ اُن کیلئے جو وارث نجات ہیں شیاطین کو کچھ عرصہ کے لئے انسان پر حاسدانہ اثر کی کوشش کرنے کے لئے اجازت ملی ہے لیکن بعد میں ان کو اپنی شرارت کے لئے راست جزا ملیگی ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ مُردوں میں سے بعضے مسیح میں سوتے ہیں اور زندگی میں جی اُٹھنے کے واسطے انتظاری کرتے ہیں اور دوسرے ہلاکت میں جی اُٹھنے کے لئے محفوظ کر دئے گئے ہیں بائبل میں صرف اس قدر دونو امورات مذکورہ کی نسبت بیان ہے اس میں یہہ بیان نہیں ہے کہ آیا یہہ ممکن ہے کہ مُردوں یا ایسی ارواح سے جو خدا سے بطور قاصد ہمارے پاس بھیجے نہیں جاتے گفتگو ہو سکتی ہے وہ بار بار نہایت زور کے ساتھ ایسا اقدام کرنے سے منع کرتی ہے ہمکو یہہ نہیں بتایا گیا ہے کہ آیا وہ جو مالوف ارواح یا ساحر سے صلاح کار ہوتے ہیں ہم بھرتے ہیں دغاباز ہیں یا کسی بھول میں ہیں یا درحقیقت کسی دوسری دنیا کی ارواح سے افشاء راز پاتے ہیں لیکن یہہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ایسا ہر ایک آدمی خدا کے نزدیک نفرتی ہے اس کل بیان میں بائبل کی متفرق کتابوں کے درمیان پوری پوری مطابقت پائی جاتی ہے اب میں چند مختلف قسم کی خصوصیات کا ذکر کرونگا +

(۱۰) منجملہ ان کے ایک بائبل کی پاک وصاف و نیک تعلیم ہے اس کی تردید بعض اوقات اس طرح پر کیجاتی ہے کہ بائبل یہہ ظاہر کرتی ہے کہ خدا دیدہ و دانستہ رسومات و روایات کو جو ظاہراً بُری ہیں مقبول ٹھہراتا۔ اور ان کاموں کو جو ہر ایک آدمی کی طبیعت کے برخلاف ہیں حکم یا ترجیح دیتا ہے لیکن اگرچہ ہم کافی وجہہ اس بارہ میں دینے کے ناقابل ہیں کہ کیوں خدا نے غلامی یا کثیر الازدواجی یا فحش عورتوں کو گھر میں ڈال لینے کو منع نہیں کیا۔ اور نیز کیوں اسرائیلیوں کو حکم دیا کہ کنعان کے باشندوں کو نکالدیں اور کیوں ظاہراً یہوواہ کو عجلوں سے اور جیل کا سسرا سے مقتول ہونے میں خوشی ظاہر کی لیکن ہماری ناکامیابی خدا کے اغراض کے بیان میں اور دیگر امورات میں جو انسانی سلوک سے متعلق ہیں بائبل کی نیک خاصیت پر اثر نہیں کرتے۔ بائبل ہر موقع پر خالص نیکی سکھلاتی ہے اس کے سب سے قدیمی نوشتوں کے احکام یہہ ہیں تو خون نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ جھوٹی گواہی نہ دینا۔ لالچ نہ کرنا۔ اور ایک نبی کے پاس آٹھ سو برس بعد کے یہہ ہیں۔ اُس نے تجھے اے آدم جو کچھ بھلا ہے بتایا اور تجھسے خداوند کیا چاہتا ہے۔ مگر یہہ کہ تو راستی کرے اور رحم سے محبت رکھے۔ اور خدا کے ساتھ فروتنی سے چلے۔ یہ سے کل اُس کی متفرق کتابوں کی تعلیم ملتی ہے اور یہہ جاننے غور ہے کہ اُس کی کسی کتاب میں شروع سے آخر تک ایک جملہ بھی شہوت۔ بے انصافی۔ لالچ۔ بدخواہش کا نہیں پایا جاتا ہے جسطرح کی ناراستی فریب اور دشمنی اور جو کچھ شائستہ لوگ بُرا بتاتے ہیں بائبل خدا کے لوگوں کو دور رہنے کو سکھلاتی ہے۔ اور جو باتیں ٹھیک راست اور واجب ہیں ان کو کرنے کو بتلاتی ہے پس کیا میرا دعوی ٹھیک نہیں ہے کہ بائبل کی ایک خاصیت اس کی پاک صاف و نیک تعلیم ہے +

(۱۱) ماسوا اس کے جوں جوں ہم اس کتاب کو پڑھتے ہیں اسکی تعلیم بتدریج عالی اور روحانی خاصیت کی معلوم ہوتی ہے جو کہ تشریح اس امر کی کریں اس میں شک نہیں ہے کہ ہم پرانے عہد نامہ کی سابق کتابوں سے لے کر پچھلی کتابوں تک مطالعہ کرنے سے معلوم کرینگے کہ انبیا اور پھر نہایت صراحت کے ساتھ پرانے عہدنامے کے بعد عہدنامے کے مطالعہ کرنے سے کہ کیونکر ہمارے خداوند اور اس کے رسولوں نے موسی کی توریت کی بنیاد قایم کر کے اس پر اپنی خاص روحانی تعلیم کا ڈھانچہ بنالیا خاص خاص آیتوں کے حوالے دینے میں بہت وقت صرف ہوگا لیکن اسی معنے کا مثال دینے میں یسعیاہ کے پہلے باب کی دسویں آیت سے بیس تک حوالہ دیتا ہوں جہاں نبی بیان کرتا ہے کہ کس قسم کا نماز و روزہ خدا کو پسند ہے اور کس طرح سبت کا دن پاک رکھنا چاہیے میں تمکو اپنے مبارک خداوند کی پہاڑی وعظ اور کل احکام کا اختیار جو اُس نے خدا اور ہمارے پڑوسی کی محبت میں ظاہر کیا۔ یاد دلاتا ہوں اس تدبیر کا ازحد صاف اظہار جو انسان کی پیدایش کے بارے میں ہے اس بتدریج اعلی نیک تعلیم سے کہیں زیادہ قابل لحاظ ہے۔ لیکن میں اس کا بیان نہ کرونگا کیونکہ اگر بیان کروں تو بائبل میں تسلیم کرنا ہوگا کہ فوق وجود کا بیان ہے جس سے میں اس موقع پر درگذر کرنا چاہتا ہوں +

(۱۲) بائبل کی نیک تعلیم کا ملاحظہ ہمکو بذاتہی متوجہ کرتا ہے کہ ہم اس کی متواتر التجا جو جانب انسانی ضمیر اور عقل ہے غور کریں بائبل ہمیشہ انسان کو اس آئین کے بموجب سکھاتی ہے کہ اُسے ماننا چاہیے اور راغب ہونا چاہیے نہ کہ اُس کی ایمان اور فرمانبرداری سے اطاعت کرنی چاہیے۔ اس کے الفاظ یہہ ہیں کہ میں نے تمہارے سامنے زندگی اور موت برکت اور لعنت رکھدی ہیں پس زندگی کو چنلو وہ بدکاروں کو ان کی بیوقوفی کے سبب ملامت کرتی ہے تم اس طرح پر اے بیوقوف اور نادان لوگو خداوند کو چھوڑ دیتے ہو وہ خدا کو ایسا بیان کرتی ہے گویا وہ اپنے لوگوں کی شکایت کرتا ہے کب تک تم اے جو سادہ لوح ہو سادگی کو پسند کروگے۔ اور اے کفر بکنے والو کفر کو کب تک پیار کروگے اور اے بیوقوفو کب تک دانائی سے نفرت رکھوگے میری ملامت پر پھرو۔ اسیطرح پرانے عہدنامے کے کل انبیا تحریر کرتے ہیں اسی طریقہ میں بار بار خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے اگر میں حق کہتا ہوں تو مجھ پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اور



اُن کے فتوحی کا سبب اِس طرح ظاہر کیا ہے کہ اُس نے اُن میں وہ کام کئے جو کبھی کسی نے نہیں کیا تاہم وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ اِس طرح پر پولوس رسول فرماتے ہیں کہ میں دانشمندوں سے کہتا ہوں تم آپ جانچو جو میں کہتا ہوں اور ہر ایک اپنے اپنے حق میں ٹھیک بجا ہے۔ بائبل کی یہہ خاصیت زیادہ تر عیاں معلوم ہوگی اگر تم اس کا مقابلہ ان آئین اور دستورات کیساتھ جو بھی ملکوں میں صدیوں تک مروج تھے کرو ✤ باقی آیندہ

بقیہ

آفتاب صداقت طالع ہوگا اور

اُس کے پنکھوں میں شفا ہوگی

(ملاکی ۴ باب آیت ۲)

ایک دفعہ ایک چھوٹا لڑکا اپنی ماں کی بیماری کے کمرے میں اپنے بہلانیکی کوشش کرتا تھا اُس نے بہلاوے کے واسطے خاموشی سے ایک پنسل اور ایک کاغذ لیا اور خوبصورتی سے اپنا نام لکھنے لگا اُس سے فوراً کوئی غلطی ہوئی جیسا وہ اپنی سلیٹ صاف کیا کرتا تھا اُس نے چاہا کہ اُسے پانی سے بھگو کر اور ملکر صاف کر دیوے۔ اُسکی ماں نے اُسکو صاف کرتے دیکھا اور اُس کو اپنے نزدیک بلا کر کہا اومیرے بیٹے تم اُن نشانوں کو اپنی اُنگلی سے ملکر صاف نہیں کرسکتے ایک ہی چیز ہے جس سے اِن کو ملکر صاف کرسکتے ہو وہ بڑے بولکر کیا تم جانتے ہو کہ خدا سب کچھ جو تم کرتے ہو ایک کتاب میں لکھتا ہے یعنے ہر ایک بکلام بکام بدخیال اور بدسوچ۔ اومیرے پیارے لڑکے کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم کبھی اُن نوشتوں کو جو تمہارے برخلاف لکھے گئے ملکر صاف کرسکتے ہو؟ چھوٹے لڑکے کو اس کا پیشتر کبھی خیال بھی نہ آیا تھا۔ اُس کی صورت پہلے سُرخ پھر زرد ہوگئی وہ اُن خوفناک نوشتوں کی وجہ سے جو اُس کے برعکس خدا کی کتاب میں درج تھے سوچنے سے نہایت گھبرایا وہ اکیلا تھوڑی دیر کے واسطے چلا گیا اور اُسنے واپس آکر اپنی ماں کے بستر کے پاس جاکر کہا کہ اومیری پیاری ماں کیا یسوع کا خون میرے گناہوں کے نوشتوں یا نشانوں کو خدا کی کتاب سے ملکر صاف نہیں کرسکتا ہے؟

اُس کی ماں نے کہا ہاں اومیرے عزیز بچے یہہ ٹھیک ہے یہہ اکیلا طریقہ جس سے ہمارے گناہ مٹائے جاسکتے ہیں تب چھوٹے لڑکے نے آنسوؤں کو اپنی آنکھوں سے پونچھا اور خوش ہوا وہ شیریں آیت یعنے اُس کے بیٹے یسوع مسیح کا خون جو ہمکو تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے ایک شعاع کی مانند آفتاب صداقت میں سے اُس کو یاد آئی جس میں اُس کو تسلی دینے کی قوت تھی ✤

عرصہ گذرا ہے کہ میں ایک آدمی کی بابت جو کسی وقت کلیسیا کا ایک ممبر تھا پڑھتا تھا اُس نے گناہ میں پڑجانے سے گرجا گھر جانا ترک کیا وہ بائبل پر یقین نکرنے سے بے دین ہوا مگر آخرش وہ علیل ہوا اور اُس کو معلوم ہوا کہ میں مرجاؤنگا تب اپنے گناہوں پر سوچا اس لئے وہ نہایت گھبرایا وہ ایسی ایذا میں تھا کہ اُسکو دیکھنا ہی خوفناک تھا وہ ایسا کانپتا تھا کہ بستر جس پر وہ پڑا تھا بخوبی طور سے اُس کے نیچے ہلتا تھا اُس کے ملاحظہ کے واسطے ایک پادری صاحب بُلائے گئے مگر اُس نواحی میں کوئی پادری صاحب نہ ملے اتفاقاً ایک جوان عیسائی سے جو قریبی گھر میں تھا درخواست کی گئی کہ جاکر بیمار آدمی کو دیکھے وہ آنکر اُس کے بستر کے پاس بیٹھا مگر جب اُس نے بڑی اذیت جو مریض آدمی برداشت کرتا تھا دیکھی اِس پر اُس کی کچھ پیش نہ گئی لیکن اُس نے بیمار آدمی سے پوچھا کہ تم کو اتنی بڑی تکلیف کس سبب سے ہوئی ہے؟ اُس کی مایوسی کا چلانا یہہ تھا کہ ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ جوان مسیحی کسی بات کو اپنے دل ہی سے لاکر کہنے سے ڈرا اِس لئے اُس نے چند آیتیں پاک کتاب کی جو اُس کو حفظ تھیں پڑھیں جن کو اُس نے خیال کیا کہ بیچارے مریض آدمی کے حالات کے موافق ہونگی ایک آیت یہہ تھی کہ یہہ دیانت کی بات اور بالکل پسند کے لایق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کے لئے دُنیا میں آیا (۱ طمطاؤس ۱ باب آیت ۱۵) اُس آدمی کو ذرا سی دیر میں فائدہ ہوا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کا دل ٹھکانے پر آگیا اُس نے جوان مسیحی سے درخواست کی کہ اُس آیت کو پھر زبانی پڑھیں اُس نے پڑھا۔ اُس نے پوچھا کیا یہہ سچ ہے؟ اُس نے جواب دیا سچ ہے۔ یہہ خدا کی سچائی ہے یعنے اُس کا کلام جو جھوٹ نہیں بول سکتا۔ مریض آدمی نے کہا تب تو میرے لئے سلامتی ہے دہشت اُس کے چہرہ پر سے جاتی رہی اور اُس کی عیوض میں تبسم صلح پیدا ہوئی تبدیلی آناً فاناً ہوئی یہہ تبدیلی عجیب تھی وہ یسوع کی آواز کی مانند تھی جب اُس نے طوفانی سمندر کو ڈانٹا اور آندھی بند ہوئی اور فوراً بڑا نیوا ہو گیا وہ اندھیرے کمرے میں یکایک آفتاب کے چمک کے مانند شروع تھی جس نے اُس کو بالکل روشن کردیا وہ ایک آیت پاک کلام میں سے ایک شعاع کی مانند تھی اور اُس میں تسلی دینے کی بڑی طاقت تھی ✤

اِسی طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ تین وجوہات ہیں جن سے یسوع آفتاب کی مانند ہے یہی تینوں وجوہات مختلف اقسام قوت پر اشارہ ہیں اور جن میں یسوع اُن کے مشابہہ ہوتا ہے وہ یہہ ہیں بڑی کشش قوت۔ بخشی صحت آور قوت اور بڑی تسلی دینے والی قوت ہے ✤

اومیرے عزیز جوان دوستو میں اِس کو ختم کرنے سے پیشتر کہتا ہوں کہ روشنی جو ہمکو آفتاب صداقت سے ملتی ہے دو باتوں کا اِستعمال کرنا چاہئے اوّل یہہ کہ ہم اُس کو اپنے واسطے استعمال کریں ✤ خدا ہمکو دن کی روشنی عطا کرتا ہے تاکہ ہم دیکھکر کام کریں اور جب خدا چاہتا کہ ہم اُسے کریں اور خدا ہمکو آفتاب صداقت کی روشنی بخشتا ہے کہ ہمکو کیسا مسیحی ہونا چاہئے اگر ہم حقیقتاً کوشش کرکے یسوع کو پیار کریں اور اُس کی خدمت بجا لاویں تب ہم روشنی کو اپنے واسطے استعمال کرتے ہیں یہی ہمارے خداوند مسیح کا صحیح مطلب تھا جس وقت اُس نے کہا جب تک نور تمہارے پاس ہے نور پر ایمان لاؤ تاکہ تم نور کے فرزند ہو ✤

دوسری بات جو ہمکو اِس روشنی سے کرنی چاہئے یہہ ہے کہ ہم اوروں کو اس میں شامل کریں بہت سے طریقے ہیں جن

یں ہم اِس کو کر سکتے ہیں۔ اِن میں سے ایک یہہ ہو کہ ہم اُن کے واسطے خوشخبری دینے کے لئے مددویں جن کو خوشخبری نہیں ملی ہو۔ جب ہم سنڈے سکولوں کو قایم کرنے کیلئے مدد دیتے وہاں جہاں کوئی نہیں ہو۔ جب ہم کتب خانے اور اچھی کتابیں محتاج سکولوں کو دیتے اور جب ہم حتی الامکان مقدس کتابوں اور پادری صاحبان کو بت پرستوں کے پاس بھیجتے تب ہم اپنی رَوشنی میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں ہم حتی المقدور اِن طریقوں سے کریں اور اُن کو کرنے سے ہم مفید اور مبارک ہونگے ＊ باقی آیندہ مترجم ای۔ عالمگیر

واقعات و بریں

نغمہاے پارسی

مسیحی مذہب جیسا کہ آجکل خیال کیا جاتا ہو کہ وہ قومیت ہو۔ یا فیشن ہو۔ سو نہیں۔ بلکہ وہ تو ایک حقیقی عشق کا طریق ہو۔ کوئی مسیحی لاریب اِس ملت کا مزا نہیں پا سکتا۔ جب تک کہ اُس کو مسیح کا عشق نہ ہو جاوے۔ خداوند دُلہا اور کلیسیا دُلہن ہو۔ رسول پولوس نے بھی اِسی سے تشبیہہ دی ہو۔ عشق کبھی فیشن نہیں ہوتا۔ عشق آگ سے زبردست ہو۔ عاشق کو سوائے معشوق کے کسی اور بات کا خیال بھی نہیں ہوتا۔ عشق میں مرجانا عاشق عین زندگی سمجھتا ہو۔ حقیقی عشق میں موت ہی وسیلہ وصال محبوب ہو۔ مغربی لوگوں نے جس طریق پر مسیحی ملت کو چلایا ہوا ہو۔ انجیل اُس راہ پر نہیں چلتی۔ اُنہوں نے اُس کو ایک آسان طریق پر رکھا ہو۔ بپتسمہ اور عشاء ربانی گویا مسیحی ہونا ہو۔ انجیل واقعی ایک عشق ہو۔ ظاہری صورت تو آسان ہو۔ کہ مسیح گنہگاروں کو بلاتا ہو۔ مگر سامنے صلیب رکھی ہو۔ جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کے میری پیروی نہیں کرتا میرے لایق نہیں۔ یہہ محبوب کا فرمان ہو۔ مسیح کو قبول کر لینا تو مشکل نہیں۔ مگر اُس کی پیروی کرنا۔ جان سے ہاتھ دھونا ہو۔ اور جب تک کوئی اپنی جان سے دشمنی نہ کرے۔ وہ خداوند کے لایق نہیں ہو سکتا۔ اور سچ ہو کہ

عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

بزرگان سلف نے محبوب کی خاطر کبھی اپنی جان کو عزیز نہیں سمجھا رسول پولوس کہتا ہو کہ میں ہر روز مرتا ہوں۔ خواہش اُس کی یہہ ہو کہ مسیح کے پاس جا رہوں۔ مگر دُنیا میں رہنا محبوب کی خاطر اُس سے زیادہ ضروری سمجھتا ہو۔ اِس قسم کے حقیقی عشق کے خیالات صوفیہ اکرام میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہہ اُنہوں نے مشرقی صوفی مسیحیوں سے سیکھے ہیں۔ چنانچہ اِس قسم کے پاکیزہ خیالات اُنکی کُتب میں پائے جاتے ہیں آجکل بھی ایسے مسیحی کہیں کہیں پائے جاتے ہیں جن میں اور فیشنبل مسیحیوں میں زمین آسمان کا فرق ہو۔ فرق کیوں نہ ہو۔ اصل اور نقل میں فرق ہونا ہی چاہئے پنجاب میں ہمارے ایک عزیز بھائی ڈگریس اِن پاکیزہ خیالات کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہوں۔ اور انجیل کو اسی پاکیزہ اور حقیقی عشق کی صورت میں ظاہر کریں۔ کسی قدر ہمارے بزرگ (خدا اُنکو دیر یا سلامت رکھے) مولانا صفدر علی صاحب نے اِن پاکیزہ خیالات کو حقیقی عشق کی صورت میں نغمہاے پارسی کے اندر ظاہر کیا ہو۔ نہایت پیاری نظم ہو۔ کیسے پیارے پیارے الفاظ ہیں۔ کیسے شیرین مضمون ہیں۔ مگر کون اُن کی قدر کرے گا۔ اُس مذاق کے کتنے ایک آدمی ہندوستان میں ہونگے جو اِس دُرِ شہوار کی قدر کرینگے۔ مولانا صاحب اپنی پہلی غزل میں دُعا کرتے ہوئے خداوند سے عرض کرتے ہیں ＊

حدیثِ عشق ناگویم رہ صدق و صفا پویم بلا
بحفظ خویش دار از اب زبان و ہم عنانم را

واقعی اِن آلہی اسرار اور حقیقی عشق کے بھیدوں کا سمجھنا مشکل بھی ہو۔ یہہ معمولی پلپٹ کے وعظوں اور پرپرچنگوں میں ظاہر نہیں ہوتے۔ کیونکہ بقول مولانا۔

عشق عیسیٰ از مکان دیگر است ＊ این زمین را آسمانے دیگر است

غزل ۱۱

ہمارے معزز مولانا صاحب نے اول غذائے روح کو ترتیب دیکر غالباً ۱۸۹۲ء میں چھپوایا تھا۔ وہ بھی اُن کی عنایت سے ایک عمدہ روحانی ذخیرہ ہمیں مل گیا تھا۔ اب اُنہوں نے عاشقان آلہی اور محبان مسیح کے واسطے اِس نئے سال میں ایک بیبہا تحفہ کلیسیا ہند اور فارس کے واسطے تیار کرکے پیش کیا ہو۔ جس سے اُنہوں نے ہمکو جتا دیا ہو کہ

ملت عیسیٰ ز ملتہا جدا است ＊ از خدا مہر و نشانے دیگر است

میں عاشقان مسیح کی خدمت میں خصوصاً اور سب مسیحیوں کی خدمت میں عموماً عرض کرتا ہوں کہ اُس کو اپنا ورد کریں۔ معمولی عقیدہ اور رسم کے رشتہ پر مسیحی ہونا نہ سمجھیں۔ یہہ رسالہ جواہروں سے قیمتی ہی۔ ٹرکٹ سوسائٹی سے ۸ر قیمت پر مل سکتا ہو ＊ راقم واعظ

تصحیح

نورافشاں ۸ جنوری ۱۸۹۶ء صفحہ ۴ کالم ۲ سطر ۲۴ سے کاتب نے قرآن کی عبارت نقل کرنے میں کچھ غلطی کی ہو۔ صحیح یوں ہو ＊

وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ＊ راقم صالح

مژدہ

ہمکو بڑی مسرت سے اِس امر کو ایک معتبر ذریعہ سے سُنا ہو کہ ہمارے محترم ڈاکٹر عنایت اللہ ناصر صاحب اسسٹنٹ سرجن بٹالہ نے۔ بٹالہ بیرنگ ہائی سکول کے طلباء کو اُن کی بیماری کے وقت بلا فیس مفت دیکھنا منظور فرمایا ہو۔ اِس حال میں اُن صاحبان کو جن کے لڑکے وہاں تعلیم پاتے ہیں ڈاکٹر کی فیس ادا کرنی نہیں پڑیگی۔ گو یہہ ایک نہایت خفیف مدد ہو مگر تو بھی ڈاکٹر صاحب شکریہ کے مستحق ہیں ＊ مراقم ایک ناظر

مسیحی کا سفر

۱۸۴۷ء میں بابو ونس سنگھ صاحب مرحوم نے پلگرمس پروگرس کا ترجمہ درست کر کے چھپوایا تھا۔ جان بنین صاحب کی یہہ مشہور کتاب تو دنیا میں ہر دل عزیز ہے۔ کئی بار تب سے ہندوستان میں چھپ چکی ہے۔ مگر چونکہ وہ شروع زمانہ کا ترجمہ تھا۔ بہت سقم رہ گئے تھے۔ اس وقت سے آج تک زبان نے بھی زمین آسمان کے فرق کی ترقی کی ہے۔ حال میں ہمارے عزیز بھائی مسٹر ایم۔ ایل رلیارام صاحب بی۔ اے نے اُس ترجمہ کو ریوائز کیا ہے میرے خیال میں ریوائز کہنا بھی درست نہیں۔ ایک طرح سے بالکل نیا ترجمہ کر دیا ہے۔ محاورات نئے۔ مسافروں کے نام نئے۔ خیالات زمانہ کے مطابق نئے۔ نظمیں بالکل نئی۔ ان خوبیوں پر ہم اس کو ایک نئی کتاب سمجھتے ہیں۔ پہلے ترجمہ کا مزا اور تھا۔ اس کا لطف نرالا ہی ہے۔ اُس کی خوبی اور تھی۔ اس کی حلاوت اور ہے۔

غالباً اسی واسطے ہمارے لائق مترجم صاحب نے اس کا نام بجائے مسیحی مسافر کے مسیحی کا سفر رکھا ہے۔ غرض کہ ہم سب کو مترجم صاحب کا اُن کی اس جانفشانی کے لئے مشکور رہنا چاہئے۔ کہ اُنہوں نے ہمکو ایک اچھا تحفہ دیا۔

کامل تو صرف خدا ہی کی ذات ہے۔ اور بے نقص اُسی کے کام ہیں۔ انسان کا اچھے سے اچھا کام بھی عیب سے خالی نہیں ہو سکتا۔ ترجمے میں خفیف سے نقص بھی رہ گئے ہیں اول تو جو نئے نظم لکھے ہیں۔ وہ مزیدار نہیں۔ پر لطف نہیں۔ ایسا ہی جیسے کہ ترکاری بے نمک۔ اُن میں کچھ شیرینی نہیں معلوم ہوتی۔ دوم بعض غلطیاں پروف دیکھنے میں رہ گئی ہیں۔ میں غلطنامہ لکھنے کو نہیں بیٹھا۔ کہ اُن کی فہرست ناظرین کے پیش کروں۔ اُمید کہ دوسری طبع میں وہ نہ رہینگی۔ ایک لفظ کی سخت غلطی اس میں رہ گئی ہے۔ اور وہ مسیحی مسافر میں بھی تھی۔ ہمارے مترجم نے غالباً اُس کو سند سمجھا ہوگا۔ جو اُس کو ویسے ہی رہنے دیا۔

دہلی اور لکھنؤ کے بے علم ہندوستانی جیسے کہ خالص کو نخالص بولتے ہیں۔ ویسے ہی بتی اُکسانے کو اُسکانا کہتے ہیں۔ یہی ہمارے مترجم صاحب نے لکھ دیا ہے۔ جیسے کہ صفحہ ۱۰۳ سطر ۲ میں لکھا ہے کہ راہ میں چلنے کو خوب اُسکائیں۔ خیر یہہ غلطیاں ایسی نہیں کہ مضمون کی خوبی کو ڈھانپ لیں۔ ترجمہ واقعی قابل دید ہے۔

اس کے ساتھ ہمیں پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کے سکرٹری پادری برنگ صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ کہ روپیوں کی چیز ٹکوں کے مول کر دی ہے۔ چھپائی کاغذ پڑا عمدہ ولایتی پر چھپوایا ہے۔ اور قیمت صرف ۳ ہے۔ غریب سے غریب بھی جس کو خرید سکتا ہے کہاں روپیہ اور ڈیڑھ روپیہ اور کہاں اب ۳ شایقین شوق سے خریدیں۔ اور مسیحی سفر کا لطف اُٹھا دیں۔ چھپائی کہیں کہیں ذرا صفائی سے گری ہوئی ہے۔ لیکن بازاری نہیں کہ پڑھی نہ جائے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہہ ایک طرح نئی کتاب ہے۔ اسکو منگوا کر ناظرین ضرور دیکھیں +

واعظ

جھوٹھی کارروائی سے نفع حاصل کرنا

شروع سے دیکھنے میں آتا ہے کہ مشن میں سچی بات ظاہر کرنا عمدہ اور صاف کارروائی پسند کی جاتی تھی اور ہے بھی۔ پر فی زمانہ ہمارا اوپر کا عنوان بعض خادموں اور واعظوں نے اس قسم کا شیوہ اختیار کر لیا ہے اور اس طرح اپنے انچارج مشنری صاحبان سے کسی نہ کسی طور سے ناروا فائدہ حاصل کرتے ہیں بلکہ عمدہ ذریعہ اپنی معاش کا نکال لیا ہے۔ مجھکو ایسے مضمون پر قلم اُٹھاتے شرم معلوم ہوتی ہے پر کیا کیا جائے مجبوراً تحریر کرنا پڑا تاکہ اِس کا خمیر کہیں بڑھ نہ جائے +

ہمارے بعض مشنری صاحبان اس قسم کے چالاک خادموں اور واعظوں سے بہت خوش ہوتے ہیں حتیٰ کہ شاباشی کا لقب دیتے اور اُن کو اوروں پر فوق دیتے جبکہ اُن کی کارروائی محض ناروا نفع حاصل کرنا ہو اور پھر کیوں اُن کو ایسا زور نہو وے جبکہ ہمارے مشنری صاحبان جنکے ہاتھ میں بورڈ کا روپیہ ہے جو نہ اُنکے نو مریدوں کو جانتے اور نہ اُس کی تعلیم سے واقفیت رکھتے۔ صرف پانی چھڑک دیا۔ کلیسیا کے رجسٹر میں نام درج کر دیا۔ اب تو ہماری فتح ہو گئی۔ ہم سرخرو ہو گئے اخباروں میں نام درج ہو گیا کہ فلانے نے ۵۰ یا ۱۰۰ یا ۲۰۰ کو بپتسمہ دلوا دیا۔ ہم زمانہ کے رستم ہیں۔ پر بھائیو افسوس صد افسوس۔ ہم تو گورنمنٹ کے واسطے ہی روتے تھے کہ پولس کیا کارروائی کرتی ہے جب پولس افسران سے دریافت کیا جاتا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم کیا کریں ہمکو دھمکی دیجاتی ہے کہ تمکو معطل کریں گے اس لئے ہمکو مقدمہ بنانے پڑتے اور شمار کو پورا کرنا پڑتا ہے اور کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے مارے ہم یہہ کرتے ہیں کیا ایسا کام مبارک مشن میں ہونے لگا۔ کیا خوب اے مشنری صاحبان آپ سے پرسش ہیجا گی مشن کے کام کو اس اُنیسویں صدی کے آخر میں مت بگاڑو۔ اور تواریخ میں داغ مت لگاؤ۔ مسیح جو اِس فوج کا سپہ سالار ہے اِس کارروائی سے خوش نہیں ہے وہ آسمانی تخت سے دیکھتا ہے وہ اپنے کام کو عجیب طور سے اِس ملک ہند اور دنیا میں انجام دیگا اور ضرور جس طرح سے اُس نے زمین پر رہ کے فتح پائی ہم بھی اُس میں ہو کر ایک ملک نہیں بلکہ کل جہان کو فتح کریں گے کیونکہ وہی سلامتی کا شہزادہ ہے اور سلامتی کے ساتھ بادشاہت کریگا۔ پس نہایت ہی مناسب ہے کہ اگر ایسی کارروائی کی بیخ ابھی سے اُکھاڑی جائے تو بہتر ہے +

الراقم

جے۔ جے۔ والش۔ ایلڈر

ایٹہ چرچ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

میرٹھ۔ ۱۴ جنوری کو شام کے ۵ بجے سے رات کے ۲ بجے تک لگاتار بارش ہوئی۔ ۱۵ کی صبح کو مطلع صاف ہوگیا +

دہلی۔ ۱۴ کی شام کو اچھی بارش ہوئی اور آدھی رات کے بعد تک ہوتی رہی +

ملتان کل شام کو کئی دنوں سے بادلوں کے گھرے رہنے کے بعد بوندا باندی ہوئی مگر زمین کی سطح بھی تر نہ ہوئی۔ آج ۱۴ کو تمام دن شمالی تیز ہوا چل رہی ہے۔ بادل جھوم رہے ہیں۔ زیادہ بارش کی اُمید کی جاتی ہے۔ اگر اب بارش ہو جاوے تو فصل کو بڑا ہی فائدہ ہوگا +

۱۵ تاریخ کو جیسی اُمید تھی ملتان کے ضلع میں پاؤ انچ سے زیادہ بارش ہوگئی ہے۔ بادل ابتک موجود ہیں اور بارش ہونے والی ہے۔

گورداسپور ۱۵ جنوری۔ یہاں کل ۱۸ گھنٹے بارش صبح کے ۳ بجے سے شام کے ۹ بجے تک ہوتی رہی اور ۲ ۱/۲ انچہ بارش ہوئی ہے + آج آسمان صاف اور کھلا ہوا ہے +

بمبئی جنوری ۱۶ کل کی رپورٹ کے بموجب ۸۹ واردات اور ۹۰ موت ہوئیں +

بیکلا میں ۱۰۰۰ دوکانات سے زیادہ اور ۳۰۰ مکانوں کو قفل لگ گیا ہے +

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملس کے حالات اس وبا کے باعث بہت ابتر ہو رہے ہیں اور کئی ملس بالکل بند ہو جاینگی +

وبا کے باعث ۱۲ واردات کی نسبت صورت سے رپورٹ آئی ہے +

بمبئی جنوری ۱۶۔ گذشتہ سنیچر کے روز ۸۷ واردات اور ۱۰۰ اموات رپورٹ کی گئی ہیں +

جی۔ آئی۔ پی۔ ریل کے کارخانے سے ۱۰۰۰ ملازم اور بی۔ بی اور سی۔ آئی ریلوں کے کارخانہ سے ۸۰۰ ملازم چلے گئے ہیں +

ان ریلوں کے منتظمان خیال کر رہے ہیں کہ کارخانجات کا کام مختلف حلقوں میں اگر تقسیم کیا جاوے تو بہتر ہوگا +

گورنمنٹ نے ایک اشتہار بدیں مضمون مشتہر کر دیا ہے کہ اس وبا کے ڈر سے اگر کوئی ملازم نوکری چھوڑ کر چلا جاویگا تو اُس کا پنشن کا حق جاتا رہیگا اور وہ پھر گورنمنٹ کی ملازمت میں نہیں لیا جاویگا +

بمبئی کے پرویٹ سکول بند ہوگئے ہیں +

بمبئی کے دیسی جوہری وبا کے باعث صورت کو بھاگ گئے ہیں اور اپنا کام وہاں جاری کر دیا ہے +

مدراس جنوری ۱۸۔ تحقیقات سے تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۱۰۰۰ تجاروں سے زیادہ بمبئی سے مدراس کو وبا کے باعث آئے ہیں اور بلیک ٹون کے دیسی تجارتی حصہ میں جا بسے ہیں +

مدراس جنوری ۱۸۔ آنریبل پادری ڈاکٹر مُر صاحب کی بیماری نے بدتری کا رُخ لیا ہے اور اُن کی حالت کی نسبت سخت تشویش ہو رہی ہے +

بمبئی جنوری ۱۹۔ گذشتہ دو دنوں میں ۱۲۳ واردات اور ۱۱۶ اموات وبا سے ہوئیں۔ کُل واردات ۲۷۹۳ اور ۲۷۵۴ اموات ہوئیں +

ایک خاص چندہ وبازدوں کی امداد کے لئے کھولا گیا ہے +

قریب ۱۰۰۰ دوکانیں چکلہ اور اومرکاڑی میں بند ہوگئی ہیں +

جھجھروالی ایک شخص مسمی ڈاکٹر رانجھے خان عیسائی ساکن لودیانہ معہ دو اور شخصوں کے معالج چشم ہو کر قصبہ مذا میں پچھلے ہفتہ آیا دس بارہ روز تک رہکر آنکھیں بنا تا رہا۔ بیچ روزنشار کا بازار کے دوکانداروں سے بہت سا مال بطور قرض وصول کیا اور ۸ جنوری کی شب کو بلا اطلاع راتوں رات نکل گیا۔ مریضان چشم جدا درد سے تڑپ رہے ہیں اور دوکاندار الگ فریادی ہیں۔ نمعلوم کہاں نکل گیا + آپ پبلک کے فائدہ کی غرض سے چھاپ دیں کہ وہ دھوکے میں نہ آویں +

(سید الطاف حسین ہیڈ ماسٹر)

نورافشاں۔ کوئی عیسائی لودیانہ کا باشندہ ڈاکٹر رانجھے خاں کے نام کا نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی دھوکے باز نے اس بھیس میں لوگوں کو لوٹنے کا شیوہ اختیار کیا ہے +

انبالہ شہر۔ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو پادری جے۔ ایم سیکوم۔ ایم۔ اے مینیجر مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے تبدیل ہو کر سفدوری جانے کے سبب ٹیچرز کی طرف سے الوداعی جلسہ قرار پایا +

لنڈن جنوری ۱۹۔ رائل کمیشن کی جانب سے آج پارلیمینٹ کھولی گئی +

ملکہ نے اپنی سپیچ میں جو لارڈ چینسلر نے پڑھی بیان فرمایا کہ انگلستان کا رشتہ تمام غیر طاقتوں سے دوستانہ ہے +

قسطنطنیہ اور عثمانی حکومت میں دیگر جگہوں کے خوفناک قتل کی نسبت تمام طاقتیں بڑے غور سے سوچ رہی ہیں اور تمام طاقتوں کے وکیلوں کی کانفرنسیں ہو رہی ہیں +

حضور قیصرہ ہند نے ہندوستان کے قحط اور ارزانی کے بارے میں افسوس ظاہر کر کے ہمدردی کے کلمات بیان فرمائے ہیں اور خوشی ظاہر کی ہے کہ سرکار کی جانب سے اس آفت کے صدمہ کو کم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں +

مضامین مفید المبتدئین

میں قربان جاؤں

چھوٹا بچہ اگرچہ وہ بول نہیں سکتا تاہم اپنی ماں اور باپ کو نیز اپنے عزیز بھائی و بہنوں کو بخوبی پہچان سکتا ہے۔

ان میں سے جب کوئی اُس کو اُٹھانا یا اپنی گود میں لینا چاہتا ہے تو وہ خوشی سے اُس کے پاس جاتا ہے کبھی وہ روتا کبھی ہنستا ہے اور بولنے یا باتیں کرنے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کبھی شرارت سے کچھ بتاتا ہے اور اپنے والدین اور عزیزوں کے دل کو باغ باغ کرتا ہے جب کبھی وہ گر پڑتا یا روتا ہے اور جب کبھی چھوٹی سی چوٹ لگ جاتی ہے۔ تو اُس کی عزیز والدہ یا کوئی اور اُسے فوراً اُٹھا لیتی ہے اور میٹھی میٹھی باتوں اور پیار و دلاسا سے اُس کا دل بہلاتا ہے اور والدہ یہہ کہہ کر کہ میں قربان جاؤں ”ماں واری“ گویا یہہ ظاہر کرتی ہے کہ میں تیرے عوض اپنی جان دینے کو تیار ہوں۔ اے پیارے بچو کیا تم نے کبھی خیال کیا کہ اس کا کیا سبب ہوگا؟ کیا یہہ صاف ظاہر نہیں کہ محبت ہی اس کا باعث ہے اگر کوئی بچہ لنگڑا یا گنگا یا بہرہ ہو یا اُسے پھوڑے اور پھنسیاں ہوں ایسا کہ اُس سے بُری بدبو آتی ہو تو کیا تم نے نہیں دیکھا؟ کہ والدہ وغیرہ اُس کو پیار کرتے ہیں۔ اُس کو اپنی گود میں اُٹھاتے ہیں اور اُس سے چنداں پرہیز نہیں کرتے۔ وہ اُس کے لئے آیندہ کی بہتری اور ابدی سلامتی کی فکر کرتے ہیں۔ وہ خود دکھ اُٹھاتے ہیں مگر اپنے بچوں کی ہر حالت اور ہر طرح سے خیر مناتے اور بہتری و فائدہ ڈھونڈھتے ہیں۔ اور خدا ترس اور دیندار ماں باپ ہمیشہ یہہ خواہش کرتے اور دعا مانگتے ہیں کہ ہمارے بچے بھی نیک اور خدا پرست اور پاکیزہ و دیندار ہوں اور اُن کی زندگی کا مقصد خدا کا جلال ہو +

اب اے پیارے لڑکو اور لڑکیو میں چاہتی ہوں کہ ہم ان باتوں سے کوئی روحانی سبق سیکھیں +

(۱) اگرچہ اس دنیا میں ہمارے پیارے ماں باپ ہیں تاہم ہمارا اور ایک باپ ہے یعنے خدا۔ لیکن ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے“ اور جب تم اپنی عمر کے شروع ہی میں خداوند کی دعا سیکھتے ہو تو تم نے معلوم کیا ہوگا کہ خداوند مسیح نے بھی ہمکو یہی سکھایا ہے۔ ”اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے“ یعنے ہمارا ایک آسمانی باپ ہے +

(۲) جس طرح سے بچے اپنے والدین اور اپنے عزیزوں کو پہچانتے ہیں اُسی طرح سے کیا یہہ نہایت ضروری نہیں کہ اُس آسمانی باپ کو بھی پہچانیں؟ +

جسمانی باپ تو صرف چند روزہ ساتھ رہ سکتے مگر وہ باپ ہمیشہ زندہ ہے اور تا ابد رہے گا اور تم بھی ہمیشہ زندہ اور اُس کے ساتھ رہ سکتے ہو مگر سوال یہہ ہے کہ تم کس طرح اُس کو پہچان سکتے ہو؟ جس طرح تم نے پیدا ہو کر اور زندہ ہو کر اپنے والدین کو پہچانا۔ سو اُس باپ کو پہچاننے کے لئے ضرور ہے کہ تم خداوند روح القدس سے از سر نو پیدا ہو جاؤ اور خداوند مسیح سے جو ”ہماری زندگی ہے“ زندگی حاصل کرو۔ اور یہہ نیا جنم نئی زندگی اور خدا کو اپنا باپ کہہ کر پکارنا ان برکتوں کو حاصل کرنے کا وسیلہ تم ذیل کی باتوں سے دریافت کر سکتے ہو +

(۳) بچہ جو اپنے ماں باپ کو پہچان سکتا ہے جب وہ شروع میں بولنے لگتا ہے تو اکثر پاپا و ماما منہہ سے نکالتا ہے یہہ اور ایک دلیل ہے کہ سب سے پہلے اپنے آسمانی باپ کو ہی پکارنا سیکھیں۔ اور جب وہ کچھ سیانا ہوتا ہے تب خواہ لفظوں سے خواہ اشاروں سے کچھ مانگتا ہے۔ اور والدین بڑی خوشی سے اُسے وہ چیز دیتے ہیں۔ بچہ جب کہ زمین کی چیزیں مانگ سکتا ہے تو کیا تم جو کچھ سیانے ہو اپنے آسمانی باپ سے آسمانی چیزیں نہیں مانگ سکتے؟ یاد رکھو کہ آسمانی چیزیں آسمانی باپ بھی دے سکتا ہے۔ تم چھوٹے چھوٹے اور پُر محبت الفاظ میں یہہ مانگ سکتے ہو کہ اے باپ اپنا روح القدس مجھے دے۔ اور یہہ کہ میں خداوند مسیح کو پیار کروں۔

ایک چھوٹی مسیحی لڑکی نے جس کی عمر صرف آٹھ برس کی ہے۔ وہ اپنے گھر میں دعا مانگتی ہے اور اُس نے ایک غیر مسیحی لڑکے کو جس کی عمر دس برس کے قریب ہوگی یہہ دعا مانگنی سکھائی +

”اے خدا میرے دل کو پاک صاف کر میرے ماں باپ کے دل کو بھی صاف کر“ کیونکہ اُس آسمانی باپ کو وہی پہچان سکتے اور دیکھ سکتے ہیں جن کا دل پاک ہے۔ ”مبارک وے جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے“

(۴) بچوں کی بڑی محبت والدین کے ساتھ ہوتی ہے اور والدین اپنے بچوں کو بہت پیار کرتے ہیں۔ تم نے پڑھا ہوگا کہ پیاری ماں اپنے بچہ کے لئے محبت بھرے دل سے کیسی عجیب باتیں نکالتی ہے ماں اُن میں ایک قدرتی بھید۔ خدا کی حکمت خود بخود ظاہر ہوتی ہے۔ وہ باتیں پھر کر تمکو بتاتی ہوں ”میں قربان جاؤں“ ”ماں واری“۔ یعنی جس طرح تمہاری عزیز ماں تمہاری محبت کی خاطر [illegible] کے لئے خود مرنا چاہتی ہے تاکہ تم کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اُس طرح اُس آسمانی باپ نے تم کو اور تمام جہان کو پیار کیا ہے۔ اور مسیح کو بھیجا کہ وہ تمام جہان کے لئے قربان ہو۔ وہ موا تاکہ ہم ہمیشہ زندہ رہیں۔ کیا تم ایسے چھوٹے ہو کہ ان باتوں کے لئے اپنے آسمانی باپ کا شکر نہیں کر سکتے؟ اور خداوند مسیح کو اپنا بڑا بھائی سمجھ نہیں سکتے؟ کیا اُس نے ہی یہہ نہیں کہا کہ ”بچوں اور شیر خواروں کے منہہ سے تو نے کامل تعریف کروائی“ +

۳- کیا بہتر نہوگا اگر اب آپ ایسا نوٹ دیدیں کہ آیندہ بغیر قیمت وصول کئے کسی کے نام مسیحی جاری نہیں کیا جائیگا"۔ لیجئے پیرِ دانا صاحب! یہہ نوٹ بھی لیجئے ۔اگر ماہ جنوری کا رسالہ آپکے مطالعہ سے گذرے تو مسیحی کا دستورالعمل ذرا غور سے پڑہیں۔ کاش آپ اِس قدر جلد بازی نکرتے ۔یاد رکھئے باوجود اس قاعدہ کے کارپردازوں کو یہہ اِختیار حاصل ہے کہ جس کو چاہیں اخبار مفت دیں۔ اِس معاملہ میں آپ کی یا اور کسی کی پند کی ضرورت نہیں +

ہم نامہ نگار صاحب کی تحریر سے کئی ایک باتیں واضح ہوتی ہیں۔ مثلاً"

ا- آپ کو رسالہ مسیحی سال بھر ملتا رہا ہے۔

ب- آپنے اُس سے بہت فایدہ اُٹھایا"

ج- آپ اُس کی قیمت دینے کی حیثیت بھی رکھتے تھے" توبھی۔

د- آپ نے ایک کوڑی ادا نہیں کی۔

چونکہ ماہ جنوری میں چند خاص امور کے باعث رسالہ وقت پر نہیں نکل سکا اِس لئے پیرِ دانا صاحب نے یہہ نتیجہ نکالا (چور کی داڑھی میں تنکا) کہ چونکہ میں نے قیمت ادا نہیں کی اور اخبار بھی وقتِ مقررہ پر مجھے نہیں ملا۔ اِس لئے ضرور بند کیا گیا ہوگا۔ اِس نتیجہ کی تردید یا تائید ہم کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن ہم کو افسوس بلکہ سخت رنج ہے کہ آپ کے نامہ نگار نے سال بھر کی مفت خوری کے بعد بجائے شکرگذاری کے شکایت شروع کردی۔ کیا "مسیحی محبت" اِسی امر کی متقاضی ہے کہ ایک سال تک اخبار کو بلا ادائے قیمت (جبکہ بفضلِ خدا ادا کرنے کی حیثیت بھی ہے) لیتا رہے اور جب دوسرے سال میں ایک پرچہ نہ ملے یا دیری سے ملے تو پچھلے سال کا سارا احسان فراموش کرکے شکایت کرنے لگے۔ کیا آپکی "مسیحی محبت" یہی ہے کہ آپ ایک شکایت (خواہ وہ معقول ہی ہو) نور افشاں میں مشتہر کرکے مسیحی کے کارپردازوں کی نسبت عوام کو بدگمان کردیں۔ مناسب تو یوں تھا کہ اگر آپ معافی داروں میں رہنا چاہتے تھے تو اول سال گذشتہ کے لئے شکرگذاری ادا کرتے اور پھر منیجر کے پاس درخواست بھیجتے کہ میں "مصلحتاً" یا "قحط سالی کی وجہہ" سے قیمت ادا نہیں کرسکتا مجھے پرچہ مفت عطا کیا جاوے۔ اُس وقت جیسا مناسب سمجھا جاتا آپکے ساتھ سلوک کیا جاتا +

اب آپ آیندہ خیال رکھیں۔ ہم اِس تحریر کے جواب الجواب پر وقت ضایع نہیں کرینگے +

منیجر مسیحی امرتسر

شعر و سخن

غزل

آؤں عیسیٰ میں تیرے پاس بھلا کیا لے کر
دل ہی لایا ہوں مگر داغ سویدا لے کر

خاک تھے خاک میں پھر خاک میں ملجاینگے
ہمکو خالق نے کیا خاک سے پیدا لیکر

خاکِ دُنیا سے نہ یاں آنکھ حریصوں کی بھری
چل بسے سوئے عدم چشم تمنا لیکر

تو ہے مطلوب جس سے ہائے کریگا وہ کب
عشرتِ عالم اسباب وہ شیدا لیکر

ہوسِ عیشِ جہانی نہیں اِس دل میں ہی
مرمٹے جاہ و حشمِ قیصر و کسریٰ لیکر

عرصہ حشر میں سرخرو ہوں جب سے تیری
جاؤنگا زیر بغل ساغر و مینا لے کر۔

نام عیسیٰ ہی سے ہوتا ہے فزوں لطفِ سخن
شعر کہئے گا محب نام مسیحا لے کر

... ای ڈبگر صاحب۔ اوڈیٹر ... نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ... کے اہتمام سے چھپا